ٹورانٹو ۔ کنیڈا

پندرہ روزہ

الہلال

قیمت ۵۰ سینٹ

۱۵ شعبان ۱۴۰۶ھ
۲۵ اپریل ۱۹۸۶ء

بیرونِ وطن پاکستانیوں کا ترجمان ۔ شمالی امریکہ میں اردو کا سب سے پہلا اور کثیر الاشاعت اخبار

جلد نمبر ۱۵
شمارہ نمبر ۳

ہم ۹ سال کی تاریکی کے بعد روشنی چاہتے ہیں ۔ بے نظیر بھٹو

فردِ واحد کے سامنے جھکنے سے بہتر ہے کہ قوم کے سامنے سرنگوں کیا جائے

دیوار میں صرف شگاف پڑا ہے، دیوار باقی ہے ۔ موجودہ حکومت نے مارشل لاء کی گود میں جنم لیا ہے

[illegible]



محترمہ بے نظیر بھٹو

[illegible]

صدرِ مملکت نے انتخابات کیلئے بے نظیر کا مطالبہ یکسر مسترد کر دیا

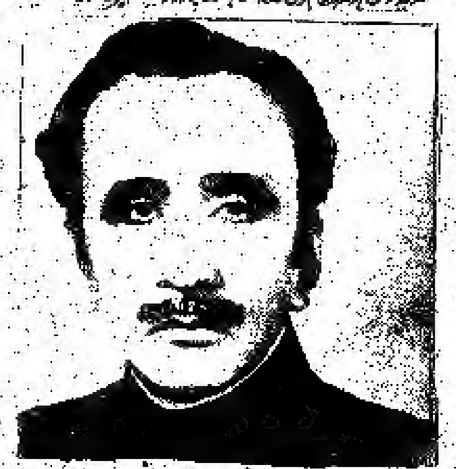
انتخابات ہو چکے ہیں، اقتدار عوام کے نمائندوں کو منتقل کر دیا گیا ۔ اسلام آباد میں صحافیوں سے بات چیت

[illegible]

پاکستان کو لیبیا پر امریکی حملے سے شدید دکھ ہوا ہے ۔ وزیر اعظم جونیجو

پاکستان کی حکومت اور عوام کی ہمدردیاں لیبیا کے عوام کے ساتھ ہیں ۔ وزیر خارجہ یعقوب خان

اسلام آباد ( ) پاکستان کے وزیر اعظم محمد خان جونیجو [illegible]



وزیر اعظم جونیجو

[illegible]

سیاسی آزادی کے غلط استعمال پر ایمرجنسی بھی لگ سکتی ہے ۔ اسلم خٹک

اسلام آباد ( ) وفاقی وزیر داخلہ اسلم خٹک نے کہا ہے [illegible]

انتخابات کے وقت بحالی جمہوریت اتحاد کیا جائے گا ۔ نصر اللہ خان

ایم آر ڈی نے مڈٹرم انتخابات کا مطالبہ کبھی نہیں کیا ۔ ہم جماعتی انتخابات چاہتے ہیں ۔



[illegible]

موجودہ حکومت کو اس کی میعاد پوری کرنی چاہیئے ۔ قاضی حسین احمد

اقتدار چھوڑ دینا یا درمیانی مدت کے انتخابات کیلئے دباؤ ڈالنے سے بحران پیدا ہو جائے گا

[illegible]

لیبیا زمبابوے میں سفیر ہوں گے

اسلام آباد ( ) حکومت پاکستان نے ... لیبیا کو زمبابوے میں پاکستان کا سفیر مقرر کیا ہے ۔

جب تک صدر ضیا وردی نہیں اُتاریں گے حکومت کمزور رہے گی، پروفیسر غفور

حکومت مسائل کے حل میں ناکام ہو چکی ہے اور بے یقینی کا شکار ہے۔ سیاستدان معقول رویہ اختیار کریں

پاکستان کے خلاف نعروں پر وزیر داخلہ کا بیان افسوسناک ہے

لیاری میں انتشار کے خاتمے کے لئے وزیر اعلیٰ سے ملنے والوں پر تشدد کیا جاتا ہے

[illegible]

جیلوں میں سیاسی قیدی موجود ہیں

[illegible]

اورنگ زیب بھٹی کو نیویارک میں ہیروئن رکھنے پر گرفتار کر لیا گیا

۴ لاکھ ڈالر کی مالیت کی ہیروئن برآمد - چار دیگر ساتھی بھی پکڑے گئے!

[illegible]

شاہنواز کو جنرل ضیا کے حکم پر زہر دیا گیا، بے نظیر کا الزام

وقت آنے پر بتائیں گے کہ حکومت کو ذوالفقار علی بھٹو کی بے گناہی کا علم تھا

میری اولاد اور اس کے بعد اس کی اولاد بھی انتقام لے گی (نصرت بھٹو / امریکی ٹی وی پر انٹرویو)

[illegible]

حکومت پیپلز پارٹی میں شگاف نہیں ڈال سکی

یہ آج بھی بڑی جماعت ہے، پروفیسر غفور

کراچی ( ) جماعت اسلامی کے نائب امیر پروفیسر غفور احمد نے کہا ہے کہ حکومت ۹ سال تک کی طرح کی کوششوں کے باوجود پیپلز پارٹی میں شگاف نہیں ڈال سکی اور یہ پارٹی آج بھی بلا شک ملک کی سب سے بڑی اور عوام کی اکثریت کی حمایت کی حامل سیاسی جماعت ہے۔

قدیم راستوں کا سراغ

[illegible]

محمود سعیدی، جمنا داس اختر اور اختر الایمان کیلئے انعامات

[illegible]

ذکر

ابو ظفر زین

فاعتبروا یا اولی الابصار

[illegible]

أَلَآ إِنَّ أَوْلِيَآءَ ٱللَّهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ ط

سُن رکھو جو اللہ کے دوست ہیں ان کو نہ خوف ہوگا اور نہ غم ہوگا (القرآن)

پندرہ روزہ الہلال نوراسٹی

اللہ ظالم نہیں

(دیکھو) ہم نے کبھی کسی بستی کو اس کے بغیر ہلاک نہیں کیا کہ اس کے لئے خبردار کرنے والے حق نصیحت ادا کرنے کو موجود تھے اور ہم ظالم نہ تھے (یعنی ظلم تو اس وقت ہوتا جب ہلاک کرنے سے پہلے انہیں راہِ راست پر لانے کی کوشش نہ کی گئی ہوتی) (الشعرا ۲۰۸-۲۰۹)

امام کا درجہ

حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تم میں جو اچھے اور بہتر ہوں ان کو اپنا امام بناؤ، کیونکہ تمہارے رب اور مالک کے حضور میں وہ تمہارے نمائندے ہوتے ہیں۔" (دارقطنی، بیہقی)

ایک ہم وطن کا سفرِ آخری

فرانکفورٹ شہر کے ڈاؤن ٹاؤن کے قریب "سینٹ جیمز ٹاؤن" نام کا ایک محلہ ہے۔ جہاں سات آٹھ اونچی اونچی بلڈنگوں میں ہزاروں لوگ رہتے ہیں۔ ان میں سے سب سے اونچی عمارت کے اپارٹمنٹ نمبر ۲۱۱۴ کے اندر بیٹھک میں فرشی قالین پر گاؤ تکیے سے ٹیک لگائے عمران ٹیلی ویژن دیکھ رہا ہے۔ کمرشل کے دوران وہ اٹھ کر باورچی خانے جاتا ہے اور وہاں سے ایک مالٹا، پلیٹ اور چھری اٹھا لاتا ہے۔ اگرچہ کمرے میں صوفہ بھی پڑا ہے مگر اسے فرش پر مشرقی انداز میں گاؤ تکیے کے سہارے بیٹھنا زیادہ پسند ہے۔ چنانچہ قالین پر بیٹھ کر وہ چھری سے مالٹا کاٹنا شروع کرتا ہے۔ ابھی چھری مالٹے کے اندر ہی جیسے میں جا پہنچی ہے کہ اسے دل میں ایک شدید سی اٹھتی ہوئی ٹیس محسوس ہوتی ہے۔ چونکہ وہ دل کا مریض ہے اسلئے مالٹے کو یونہی چھوڑ کر گاؤ تکیے پر اسی انداز میں سر رکھ دیتا ہے کہ آرام بھی ملے اور ٹی۔ وی بھی دیکھ سکے۔ مگر پھر ایکدم اس کے دل پر ایسا شدید جھٹکا پڑتا ہے جیسے کسی نے چھرا گھونپ دیا ہو۔ چند لمحے گزرتے ہیں اور پھر اس کے بعد ہمیشہ اندھیرا اور روشنی نہ رہی۔

اس طرح عمران کی روح جسمِ خاکی کو چھوڑ کر اپنے مالکِ حقیقی سے جا ملی۔

رات کا وقت ہے۔ باہر یخ آلود ہوائیں چل رہی ہیں۔ عمران کے پڑوسی ایک ایک کر کے اپنے ٹھکانوں کی روشنیاں بجھا کر سو جاتے ہیں۔ مگر اس کے اپارٹمنٹ میں روشنی کے ساتھ ساتھ ٹیلی ویژن بھی چلتا رہتا ہے۔ صبح ہوتی ہے، لوگ اپنے اپنے مقررہ وقتوں پر اٹھتے ہیں اور جلدی جلدی تیار ہو کر اپنے کاموں پر چلے جاتے ہیں۔ ڈاون ویلی اور یورک ولی کی شاہراہوں پر کاریاں دیکھ۔ تیز رو دریا کی طرح بہتی چلی جا رہی ہیں۔ ۲۵ لاکھ نفوس کے اس شہر میں زندگی حسبِ معمول رواں دواں ہے۔ مگر کوئی نہیں جانتا کہ اسی شہر میں ایک نوجوان انسان کو مرے ہوئے کئی گھنٹے گزر چکے ہیں۔ یہاں بسنے والے پچاس ہزار مسلمانوں کو بھی اپنے اس بھائی کی کوئی خبر نہیں جو دنیا سے اٹھ چکا ہے اور جس کی نعش دفنانے جانے کی منتظر ہے۔

[illegible]

فرمانِ رسولؐ

حضرت انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ بندہ گناہ کرنے کے بعد معافی مانگنے کے لئے جب اللہ کی طرف پلٹتا ہے تو اللہ کو اپنے بندے کے پلٹنے پر اس شخص کے مقابلہ میں زیادہ خوشی ہوتی ہے جس نے اپنی اونٹنی جس پر اس کی زندگی کا دارومدار تھا کسی بیابان میں کھو دی ہو۔ پھر اچانک اس نے پالیا ہو تو وہ اس اونٹنی کو پاکر جتنا خوش ہوتا ہے اس کا اندازہ نہیں کیا جا سکتا۔ یعنی آدمی کے توبہ کرنے پر اللہ خوش ہوتا ہے بلکہ اللہ کی خوشی اس کے مقابلہ میں بڑھی ہوئی ہوتی ہے کیونکہ وہ رحیم و کریم بڑا مہربان ہے۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا "قسم اس ذات پاک کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کوئی بندہ سچا مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کے لئے وہی نہ چاہے جو اپنے لئے چاہتا ہو"۔ (بخاری، مسلم)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا "سب مسلمان ایک جسمِ واحد کی طرح ہیں۔ اگر اس کی آنکھ دکھے تو سارا جسم دکھ محسوس کرتا ہے اور اسی طرح اگر اس کے سر میں تکلیف ہو تو بھی سارا جسم تکلیف میں شریک ہوتا ہے"۔ (مسلم)

عربی کے ادب سے انتخاب

[illegible]

قصۂ درد سناتے ہیں کہ مجبور ہیں ہم

دید شنید

رفیق ڈوگر

[illegible]

[illegible]

لطیف الرحمٰن

خواتین کا صفحہ

صحت و زندگی

چربی کے فوائد اور نقصانات

انسانی جسم کی نشوونما اور قوت کے لیے چربی یا چکنائی بہت مفید اور ضروری ہے۔ چربی انسانی جسم کا ایک ضروری حصہ ہے۔ اس کی مناسب مقدار سے آدمی صحت مند اور توانا رہتا ہے۔ لیکن، خرابی اس وقت پیدا ہوتی ہے جب اس کے استعمال میں افراط سے کام لیا جائے۔ یہ افراط اچھے بھلے چھریرے جسم کو تکمّا بنا دیتی ہے۔

حیوانی چربی میں ایک خاص عنصر کولیسٹرول ملتا ہے جو پانی میں حل نہیں ہوتا۔ اسی عنصر سے وٹامن ڈی کی تشکیل ہوتی ہے۔ عام طور پر وٹامن ڈی ہڈی کی ٹوٹ پھوٹ اور رگوں ریشوں کی خود حفاظتی میں معاون ثابت ہوتا ہے۔

دل کی بیماری کے سلسلے میں موجودہ دور کی تازہ ترین رپورٹوں، کتب اور عملی جراحی کے تجربات کے مطابق، اس چربیلے مادے کا ذکر بہت ہوتا ہے۔ امریکہ سے شائع ہونے والی ایک ہارٹ جرنل کی رپورٹ سے معلوم ہوا ہے کہ انسانی رگوں میں خون جمنے سے جو اموات ہوتی ہیں، ان کے طبی معائنے سے انکشاف ہوا کہ عام انسان کے مقابلے میں ان مریضوں کی شریانوں میں کولیسٹرول کی مقدار سہ گنا زائد تھی۔

لیکن چربیلے مادوں کے اس بھیانک عمل سے ڈرنے کے بجائے ہمیں چاہیے کہ اس مناسب احتیاط پر توجہ دیں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ چربی ہمارے جسم کا اہم ترین حصہ ہے۔ رگوں، نسوں اور اعصابی بافتوں کے لیے یہ بڑی اہمیت رکھتی ہے۔ ایک حد تک زندہ خلیوں میں ضروری سختی پیدا کرتی ہے۔ بچے کے بعض تحریکات اور ہارمونس کو بھی اس کی شدید ضرورت پڑتی ہے۔ اور اس خوف سے کہ چربی خون کی شریانوں میں جمع ہو جائے گی، اپنی غذا کو چربی سے پاک رکھنا بھی نقصان دہ ہے۔ غذا میں چربی اس لیے بھی ضروری ہے کہ بدن میں وٹامن اے، ڈی، ای اور کے اسی کی مدد سے حل ہوتے ہیں۔ یہ چربی میں حل ہونے والے وہ حیاتین ہیں جن کے بغیر توانائی برقرار نہیں رہ سکتی۔

لیکن یہ انسانی بدقسمتی ہے کہ آج کے مشینی دور میں انسانی غذاؤں کی تیاری کا کام بڑے بڑے کارخانوں میں برقی مشینوں کے ذریعہ ہونے لگا ہے۔ تاجر پیشہ لوگ صحتِ عامہ سے بے خبر ہو کر بیشتر غذاؤں کو چربی سے پاک کر دیتے ہیں۔ یہ خود غرض تاجر لوگوں کو کولیسٹرول کے بارے میں مسلسل ڈراتے رہتے ہیں اور کاروبار کی ترقی کی خاطر ادھر ادھر سیدھی گمراہ کن تشہیر جاری رکھتے ہیں، خون کی شریانوں میں چربیلے مادوں کے جمع ہونے سے کس طرح روکا جا سکتا ہے۔

ویسے اس معاملے میں ہمیں قدرت کا شکرگزار ہونا چاہیے جس نے لیسی تھین جیسے گرانقدر مادے سے نوازا ہے۔ لیکن ہم اپنی لاپرواہی سے اس اصولی جزو کو تلف کر دیتے ہیں۔

لیسی تھین وہ مادہ ہے جو چربی میں گھل کر اسے چھوٹے چھوٹے ذرات میں بدل دیتا ہے۔ چربی ذرات کی شکل اختیار کرتے ہی تیزی سے خون میں حل جاتی ہے اور شریانوں میں جمنے نہیں پاتی۔ لیسی تھین کی بھرپور مقدار ہمارے جسم کو دالوں اور اناج سے ملتی ہے۔ لیکن بڑی چکیوں کے پسائی کے دوران یہ مادہ ضائع ہو جاتا ہے۔ اسی لیے مشینوں سے دلی ہوئی دالوں اور پسے آٹے میں غذائیت برقرار نہیں رہتی۔

لیسی تھین میں وٹامن بی کا ایک ذخیرہ ہوتا ہے۔ یوں سمجھیے کہ صحت اور توانائی کا دوسرا نام ہی لیسی تھین ہے۔ وٹامن بی کے علاوہ اس میں کولین (CHOLINE) بھی ہوتا ہے۔ یہ وٹامن بی کمپلیکس کا معاون کارکن ہے۔ جگر کے فعل کو درست رکھنے کے لیے کولین ایک کارکردگی انجام دیتا ہے۔ اس کے علاوہ لیسی تھین میں ایک خاص مادہ "انوسٹول" بھی پایا جاتا ہے جو بدن کی پرورش کا ضامن ہے۔

ایسے مفید حیاتین کا مجموعہ "لیسی تھین" ان دالوں اور اناج میں پایا جاتا ہے جنھیں قدرتی حالت میں رہنے دیا جائے۔ اس کے علاوہ سویابین، سورج مکھی، سویابین اور مونگ پھلی کے تیل میں بھی لیسی تھین کی وافر مقدار ہوتی ہے۔

اکثر لوگ بیجوں اور سبزیوں کا تیل استعمال کرنے سے گھبراتے ہیں۔ ان کی سمجھ میں یہ صحت کے لیے نقصان دہ ہے۔ اگر وہ اس کی افادیت پر غور کریں تو حیران رہ جائیں گے۔ یہ تمام تیل، لیسی تھین سے بھرپور ہوتے ہیں۔ بعض بیجوں کے تیل اب کیپسول کی شکل میں ملتے ہیں اور جو لوگ براہ راست ان کا استعمال کرتے ہوئے ہچکچاتے ہیں وہ کیپسول کے ذریعہ کر سکتے ہیں۔

لیکن مشکل یہ ہے کہ ہم ان قدرتی تیلوں کو مصنوعی گھی میں تبدیل کر کے ان کی صحت بخش تاثیر کھو دیتے ہیں۔ جب مشینوں کے ذریعہ گھی کی تیاری کے دوران ان سے ہائیڈروجن گزار کر وناسپتی گھی کی شکل دی جاتی ہے تو یہ مکمل چربی بن جاتے ہیں۔ نتیجہ کار یہ چربی شریانوں میں جا کر جمنے لگتی ہے اور اس میں ضروری حیاتین نہ ہونے کے سبب خون کے دباؤ کا راستہ تنگ ہونے لگتا ہے۔

●●

● شوکت تھانوی یورپ جانے والے تھے۔ ان کے ایک دوست نے ان سے دریافت کیا۔ "حضرت روانگی کا کیا پروگرام ہے؟" شوکت صاحب نے کہا "میاں کیا بتاؤں تمہاری بھابی نے پریشان کر رکھا ہے۔ وہ کہتی ہیں تم ولایت سے میم ضرور لے کر آؤ گے۔ حالانکہ میں انھیں یقین دلا چکا ہوں کہ اگر اپنے لیے میم لایا تو تمہارے لیے ایک صاحب بھی ضرور لاؤں گا۔"

تازہ بہ تازہ

جگن ناتھ آزاد

لکھنؤ میں بھارت کے معروف ادیب و شاعر جگن ناتھ آزاد نے اپنے سفر پاکستان کے دوران ہندوستانی حکومت سے [illegible] پاکستان تشریف لائیں گے۔ چنانچہ وہ گزشتہ دنوں یہاں پہنچے۔ ان کی یہاں آمد کا مقصد کراچی میں "علامہ اقبال" کی ایک تقریب میں شرکت کرنا تھا جس میں ان کے علاوہ ہندوستانی ادیب بھی بلائے گئے تھے۔ [illegible] یہاں سے بھارت واپسی کے بعد اخبارات میں آ چکے ہیں۔

پاکستان کا پہلا کتابت اسکول

پاکستان ادارہ التصویر کراچی میں کاتبوں کے نقصان کے پیش نظر اور کمپیوٹر کے مسئلے کے حل کے لیے نورالحسن جعفری کی نگرانی میں ادارے کے تعاون سے ایک کتابت اسکول قائم کر رہے ہیں۔ جس میں بہت صلاحیت والے ماہر استاد کتابت سکھانے کی خدمات انجام دیں گے۔ یہ اسکول اسلامیہ لائبریری میں قائم کیا جا رہا ہے۔ اس اسکول کا ایک مستقل نصاب ہوگا جس کی مدت ایک سال ہوگی اور امتحان میں کامیابی کے بعد سند دی جائے گی۔ یہ اقدام نہ صرف کمپیوٹرائزیشن کے مسئلے کے حل کے لیے بلکہ عمدہ کتابت اور کاتبوں کی کمی دور کرنے میں مفید ثابت ہوگا۔ بھارت کے متعدد شہروں میں اس طرح کے اسکول قائم ہیں۔

رشید احمد صدیقی پر دستاویزی فلم

رشید احمد صدیقی مرحوم کی شخصیت اور کارناموں پر ایک دستاویزی فلم بھارتی دوردرشن تیار کر رہا ہے۔ اس فلم کا اسکرپٹ اردو کے معروف ناول نگار ڈاکٹر قاضی عبدالستار (استاد شعبہ اردو علی گڑھ مسلم یونیورسٹی) نے تحریر کیا ہے۔ اس فلم کی عکس بندی کا کام شروع ہو چکا ہے۔

گزشتہ ماہ مسلم یونیورسٹی میں رشید احمد صدیقی پر ایک سیمینار بھی منعقد ہو چکا ہے۔

آپ کے مسائل

وضاحت درکار ہے

میں نے اس کالم میں ایک مسئلہ پڑھا تھا کہ اگر کوئی خاتون اپنے شوہر سے دوبارہ شادی کرنا چاہے تو وہ پہلے کسی دوسرے مرد سے شادی کرے۔ پھر اس سے طلاق لے اس طرح وہ پھر سے پہلے شوہر سے نکاح کر سکتی ہے۔

ساتھ ہی یہ لکھا تھا کہ یہ طریقہ ہمارے لیے ناقابل عمل اور ناقابل برداشت ہے۔ مجھے یہ معلوم کرنا ہے کہ کیا یہ اسلامی طریقہ ہے۔

عبدالسلام۔ ٹورنٹو

آپ کا نام تو عبدالسلام ہی ہے مگر آپ کو اس مشہور اسلامی طریقے کے بارے میں کچھ معلوم نہیں۔

چلیں مان لیا کہ آپ عرصے سے یہاں رہ رہے ہوں گے پھر بھی، اپنے مذہب اور رسم و رواج سے تو کٹ نہیں گئے۔ اس امر کے بارے میں آپ کسی سے بھی پوچھ لیں۔ آپ کا کوئی ہم وطن ہو یا اگر آپ کے علاقے میں کوئی اسلامک سینٹر یا مسجد ہو تو وہاں کے نگران یا امام سے تفصیلی معلومات مل سکتی ہیں۔

تحریر تو چاہتی کہ اس مسئلے سے آپ کا کیا تعلق ہے یا آپ محض اپنی معلومات میں اضافے کے لیے پوچھ رہے تھے۔ اگر آپ کا اپنا کوئی مسئلہ ہے تو لکھ کر بھیجیں۔ اگر آپ کسی اور کے بارے میں فکرمند ہیں تو آپ اسے ترغیب دیں کہ وہ اپنی راہ خود تلاش کرے۔

والدین کا اختلاف

علیم، کراچی سے ابوظہبی پہنچا ہوں۔ والدین میں ابتدا ہی سے ناتفاقی رہی ہے۔ والد صاحب اور والدہ محترمہ کے ساتھ یہاں ہیں [illegible] پاکستان سے آنے لگا تو والد کا انتظام کرنا میرے لیے مشکل تھا۔ میں نے بھائی کو لکھا انہوں نے صاف جواب دے دیا ان کا کہنا تھا کہ پھر والد صاحب کا مسئلہ پیدا ہو جائے گا۔ میں نے والد کو بڑی مشکل سے ایک دوست کے پاس ٹھہرایا اور ان کے لیے اخراجات بھیجنے لگا۔ اتفاق سے میرا چھوٹا بھائی دبئی میں ملازم ہو گیا پھر والدہ کا مسئلہ پیدا ہو گیا۔ والد صاحب نے دریافت کیا وہ چاہتے ہیں کہ والدہ کے پاس آ جائیں مگر والدہ کسی قیمت پر صلح نہیں چاہتیں۔ وہ کہتی ہیں جب ساری عمر اس طرح گزار دی تو پھر اب کیوں جاؤں۔ اور بھائی انہیں کسی کے پاس چھوڑنے کو کہتے ہیں۔ بھی تیار نہیں ہوتیں کہتی ہیں جس کے ساتھ بیٹے ہوں وہ کیوں بے آسرا رہے۔ ہماری بیویوں نے صفائی سے ان کو ساتھ رکھنے سے معذرت ظاہر کی ہے۔ ہم ہر طرح کا خرچہ اٹھانے کو تیار ہیں۔ مگر والدہ کسی قیمت پر کسی کے گھر رہنے یا والد کے پاس آنے کو تیار نہیں ہیں ہم لوگ کیا کریں۔

(ظہیر کنیڈا)

بڑھاپے میں بھی ایک ہٹ ہوتی ہے یعنی ضد کی عادت۔ بڑے بوڑھے آدمیوں کو آسانی سے سمجھانا مشکل ہوتا ہے وہ نوجوانوں کے مسائل نہیں سمجھ سکتے۔ ان کے عہد میں ماؤں کو چھوڑ کر اعلیٰ تعلیم میں لوگ نہیں جاتے تھے اور جو جاتے تھے وہ بیوی بچوں کو ماں باپ کے یا کنبے کے پاس چھوڑ کر جاتے تھے۔ اب کمپنیاں ہی بچوں کے آنے جانے اور رہائش کے اخراجات اٹھاتی ہیں اور والدین کو کنبے سے الگ رکھا جاتا ہے یہ بیرون ممالک کا شر ہے۔ بہرحال والدہ کو محبت اور پیار سے راضی کیجئے انہیں سمجھائیے کہ ساری عمر شوہر کی ناراضگی یا علیحدگی سے ان کی عاقبت خراب ہوگی اب وہ صلح کرنا چاہتے ہیں۔ تو یہ بھی مشرقی خاتون ہیں صلح کریں اور دونوں ایک الگ گھر میں کسی معقول ملازم کے ساتھ سکون سے رہیں۔ نہ بچوں کو ذہنی پریشانی ہو نہ انہیں بڑھاپے میں تنہائی کا عذاب اٹھانا پڑے۔ اور اس کے لیے آپ انہیں سختی سے نہیں نرمی اور پیار سے کہیں۔ اپنے بھائی سے کہیے کہ فی الحال ان پر یہ ظاہر کریں کہ انہوں نے والدہ کی وجہ سے جانا ملتوی کر دیا ہے تھوڑے عرصے رونے دھونے اور غم کی باتوں کے بعد والدہ، والد صاحب کے پاس چلی جائیں گی یا والد صاحب وہاں آ جائیں گے پھر بھی چند دنوں آپ لوگ ان کے ہمراہ رہیں اور کسی معقول ملازم کی نگرانی میں انہیں چھوڑ کر جائیں۔ ٹیلیفون بھی ہونا چاہیے خط کی بھی پابندی کریں۔ دیکھیے نرمی اور پیار سے مسئلہ حل ہو جائے گا۔

ماموں کا خوف

کچھ عرصہ پہلے میں نے ملازمت کا کام شروع کیا۔ ایک میں پاکستانی سے کام لیتی تھی میں نے رفتہ رفتہ یہ محسوس کیا کہ اس کے دل میں میری جگہ بن رہی ہے بعد میں اس سے محبت کرنے لگی تھی۔ پہلے پہلے تو وہ منہ سے کچھ نہیں کہتا تھا لیکن آخر ایک بار اس نے مجھے فون پر کہا کہ میں اسے بہت پیاری لگتی ہوں۔

اسی دوران میری منگنی پھوپی زاد سے ہو گئی۔ ہم دونوں اس بارے میں کچھ نہ کر سکے اور میں رو دھو کر خاموش ہو گئی۔ میری ماں سوتیلی ہے اس کو اندازہ تھا کہ میں اس سے محبت کرتی ہوں۔ اس نے میرے ڈیڈی کو بتا دیا اور میرا کام بند کروا دیا گیا۔ اس پر میں بہت پریشان ہوئی۔ میرے ڈیڈی نے مجھ پر ہر طرح کی پابندیاں لگا دیں۔

میں نے سنا کہ وہ بیمار پڑ گیا ہے اور فیکٹری میں بھی نہیں آتا۔ پھر میں نے اس سے فون پر بات کی۔ اس نے مجھ سے وعدہ لیا کہ میں اسے فون کرتی رہوں گی۔ اب مجھے یہ پتہ چلا ہے کہ میرے ماموں اس کی فیکٹری میں کام کرتے ہیں اور انہیں سب کچھ معلوم ہے مجھے یہ ڈر ہے کہ کہیں وہ ڈیڈی کو نہ بتا دیں۔

ک ن ۔ میتھی

یہ تو مانا کہ محبت پر کسی کا بس نہیں ہوتا۔ دو لوگ ایک دوسرے کو اچھے لگ جائیں تو ایک تعلق قائم ہو جاتا ہے۔ یہ بھی مانا کہ آپ کی جب منگنی ہو گئی تو آپ نے رو دھو کر صبر کیا اور وہ اس دکھ میں بیمار پڑ گئے۔

لیکن اب، اس کا یہ کہنا کہ تم مجھے فون کرتی رہا کرو اور تمہارا اسے فون کرنا اور اس سے ملنا۔ دونوں خود غرضی کا ثبوت دے رہے ہیں۔ آپ اپنے والدین کے لیے پریشانی کا باعث بن رہی ہیں۔ پھر یہ ہوگا کہ سوتیلی ماں کو مجرم ٹھہرایا جائے گا کہ اس نے یہ کیا۔ اس نے ظلم کیا۔

آپ کو اپنے ماموں کا ڈر ہے تو آپ ابھی سے سنبھل جائیے۔ "ط" اگر آپ کی خاطر کچھ کر سکتا ہے تو وہ ایسے ہی ہوگا آپ کے ماموں سے ذکر کر دے کہ اگر تمہاری منگنی نہ ہوئی ہوتی تو وہ رشتے کی بات آگے بڑھاتے۔ اب ایسی حرکتیں بھی ذکر کر دیں کہ جو رشتہ ہو چکا ہے اسے بگاڑنا گزر در چشم لگیں۔

ادب و ثقافت

علامہ اقبال سے ضرور کوئی غلطی ہوئی تھی
ورنہ اُن پر اتنی کتابیں نہ لکھی جاتیں

علامہ اقبال کا انتقال تو ایک ہی مرتبہ ۱۹۳۸ء میں ہو گیا تھا مگر ان کے ہم جیسے عقیدت مندوں کو ہر سال کئی کئی مرتبہ اس مرحلے سے گزرنا پڑتا ہے۔ یہ ماجرا بار بار اس لیے پیش آتا ہے کہ سارا سال علامہ کے بارے میں ایسے ایسے مضامین اور کتابیں چھپتی رہتی ہیں کہ جنہیں دیکھ کر خیال آتا ہے کہ آخر علامہ سے ایسی کون سی غلطی ہو گئی تھی جس کی انہیں سزا مل رہی ہے۔ ان مضامین اور کتابوں سے شاید لکھنے والوں کو شہرت ملتی ہے، لیکن یہ کسی نہیں دیکھتا کہ علامہ کی شہرت اور ان کے عقیدت مندوں کی صحت خراب ہو رہی ہے۔

اب تک علامہ اقبال کے بارے میں جو کچھ لکھا گیا ہے اس کا وزن بلامبالغہ کئی ہزار من ہو گا۔ اور اگر اس میں لکھنے والوں کی غلطیوں اور غلط بیانیوں کا وزن بھی شامل کر لیا جائے تو صورت حال خاصی تشویش ناک ہو جاتی ہے۔

اس افراط نویسی اور لسیار نگاری کا سبب یہ ہے کہ اقبال پر مضمون لکھنے اور کتاب بنانے کے ایسے سانچے ایجاد ہو گئے ہیں کہ بغیر کسی زحمت کے، حتیٰ کہ سوچے سمجھے بغیر بھی کام چل جاتا ہے۔ ایک طرف سے ان سانچوں ہی میں علامہ اقبال کے شعر ڈالے جاتے ہیں اور دوسری طرف سے مطلوبہ ضخامت کا مضمون یا کتاب برآمد ہو جاتی ہے۔ مثلاً اگر آپ کو "اقبال اور شاہین" کے موضوع پر مضمون لکھنا ہے تو کلیات اقبال کا اشاریہ دیکھ کر ان تمام شعروں کو یکجا کر لیجیے جن میں شاہین کا ذکر آیا ہے۔ شعروں کے درمیان نثر کے ایک ایک دو دو جملے وہی اقبال ہی کے شعروں کا سلیس اردو میں ترجمہ جوڑتے جائیے، مضمون تیار ہو جائے گا۔ اگر مضمون کو طویل کرنا مقصود ہو تو شاہین غازی، شاہین مغنی، اور امیر اللہ شاہین جیسے شاعروں کی غزلوں کے منتخب اشعار بھی شامل کر لیجیے۔ جب یہ شعرا علامہ اقبال کے شاہین سے مستفید ہو سکتے ہیں تو علامہ کے شاہین کو بھی حق حاصل ہے کہ ان کے مقطعوں کو گنجشک فرومایہ سمجھ کر ان پر ہاتھ صاف کرے۔

یہ مشہور واقعہ تو آپ نے سنا ہی ہو گا کہ جب "اقبال اور بھوپال" اور "اقبال اور حیدرآباد" جیسی کتابیں شائع ہوئیں تو ایک صاحب نے "اقبال اور سٹرنڈآدم" کے موضوع پر کتاب لکھنے کا منصوبہ بنایا۔ جب ان صاحب سے یہ کہا گیا کہ علامہ اقبال تو کبھی سٹرنڈآدم گئے ہی نہیں تھے تو پھر آپ اس موضوع پر کتاب کیسے لکھ سکتے ہیں۔ انہوں نے جواب دیا "میں اپنی مجوزہ کتاب میں یہی تو ثابت کروں گا کہ علامہ اقبال کبھی سٹرنڈآدم گئے ہی نہیں تھے۔"

یہ آخری ہونا لطیفہ تھا، یہ لطیفہ یہ ہے کہ علامہ اقبال کے حقیقی بھتیجے شیخ اعجاز احمد نے "مظلوم اقبال" کے نام سے ایک کتاب لکھی ہے جسے پڑھ کر احساس ہوتا ہے کہ اقبال مظلوم تو پہلے ہی تھے اب مظلوم تر بلکہ مظلوم ترین ہو گئے ہیں۔ اس کتاب میں بظاہر تو معلومات پیش کی گئی ہیں، لیکن اصل مقصد یہ ہے کہ یہ ثابت کیا جائے کہ اقبال قادیانی تھے یا کم از کم قادیانیوں کے خلاف نہیں تھے۔ بقول مصنف اقبال نے ۱۹۳۵ء میں بعض مخصوص حالات کے تحت قادیانیوں کی مخالفت شروع کی اور انہیں مسلمانوں سے الگ ایک فرقہ قرار دیا۔

شیخ اعجاز احمد لکھتے ہیں۔ "ان دنوں تو تعصب کا دور دورہ ہے، لیکن ایک زمانہ آئے گا جب تعصب کی گھٹا چھٹ جائے گی اور محقق حضرات ضرور اس بات کی چھان بین کریں گے کہ آخر وہ کیا بات ..... ۱۹۳۵ء میں یکا یک علامہ کی ہوا بدلی میں دائرہ اسلام سے یکسر خارج ہو گئی۔

ایسی تحقیق کے نتیجے میں انہیں معلوم ہوا کہ احمدیت کے متعلق علامہ کی رائے میں تبدیلی ۔۔۔۔ کی وجہ کانگریس اور سرمایہ دار طبقے کے تحت احرار کا دباؤ اور ان کی طرف سے پاکستانی ملتیں ساز شیلا کی کوشش قسمتی سے نہیں وہ ایک ذاتی معاملے میں علامہ کا احساس محرومی بھی شامل ہو گیا۔ جس کی وجہ سے احمدیت کے خلاف ان کے بیانات میں وہ شدت اور تلخی در آئی جو عام طور پر ان کے شیوہ کے مطابق نہ تھی۔" (ص ۱۹۹)

شیخ اعجاز احمد نے اقبال کے جس احساس محرومی کا ذکر کیا ہے، اس کی تفصیل انہوں نے یہ بتائی ہے کہ اقبال، وائسرائے ہند کی ایگزیکٹو کونسل کی رکنیت کے امیدوار تھے۔

وزیر ہند نے چوہدری سر ظفر اللہ کا تقرر کر دیا۔ اقبال کو بہت صدمہ آیا۔ وزیر بہر حال وہ اپنا غصہ تو ان پر نہیں نکال سکتے تھے، لہٰذا چوہدری سر ظفر اللہ کے قادیانی ہونے کی بنا پر قادیانیوں کے خلاف اعلان جنگ کر دیا۔ یا دوں گنے چونے گئے تھے۔ شاید ایسے ہی موقعوں پر کہا جاتا ہے دوسرے لفظوں میں شیخ اعجاز احمد یہ فرماتے ہیں کہ اقبال قادیانیوں کے عقائد کی وجہ سے ان کے مخالف نہیں ہوئے بلکہ اپنی ایک ذاتی محرومی کا انتقام لینے کے لیے یہ موقف اختیار کیا۔ یہ بھی لکھا ہے کہ جس اعلان نے اقبال کو بیک میل کر کے قادیانیوں کے خلاف لب کشائی پر آمادہ کیا گویا شیخ صاحب یہ کہنا چاہتے ہیں کہ اقبال راسخ العقیدہ نہیں تھے لیکن دوسروں کے بلیک میل کی وجہ سے راسخ العقیدہ ہو گئے۔

ڈاکٹر جاوید اقبال نے اپنی کتاب "زندہ رود" کی تیسری جلد میں ان باتوں کی بہت عمدگی سے تردید کی ہے حالانکہ فضولیات کی تردید کی ضرورت نہیں ہوتی۔ شیخ اعجاز احمد نے اقبال کو قادیانی یا قادیانیت کا ہمدرد ثابت کرنے کے لیے ان کے بعض مصرعوں اور شعروں سے بھی فائدہ اٹھانے کی مضحکہ خیز کوشش کی ہے۔ مثلاً ایک جگہ لکھتے ہیں "(اقبال) کی بعض تحریروں سے معلوم ہوتا ہے کہ کسی دینی مصلح (مراد بانی تحریک قادیانیت) کی آمد کے منتظر رہے لیکن اس کی ضرورت محسوس کرتے تھے اور ایسے مصلح کے آنے کی خواہش کرتے تھے۔ اصل میں عقل و دل کی کشمکش ہی ان کی ساتھی رہی، اور یہی کرتے تھے۔" (ص ۱۰۱) اس کے ثبوت میں شیخ صاحب نے اقبال کا یہ مصرع پیش کیا ہے اسی کشمکش میں گزریں میری زندگی کی راتیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ دوسرا مصرع شیخ صاحب کی نظر سے نہیں گزرا، ورنہ وہ اقبال کے ساتھ ساتھ رومی اور رازی کو بھی اپنا ہم عقیدہ ثابت کر سکتے تھے۔

شیخ صاحب نے کتاب میں اپنے مذہب کی جو تبلیغ کی ہے، اس کا ایک آدھ نمونہ بھی دیکھ لیجیے اور داد دیجیے کہ انہوں نے اقبال کے شعروں سے کیا فائدہ اٹھایا ہے۔

> نکل کے صحرا سے جس نے روما کی سلطنت کو الٹ دیا تھا
> سنا ہے یہ قدسیوں سے میں نے وہ شیر پھر ہوشیار ہو گا

علامہ کی وفات کے بعد ایک نہیں کئی صحرائی شیر ہوشیار ہوئے ہیں لیکن اس زمانے کی سلطنت روما امریکہ کو الٹنے کی بجائے اقبال تو ایک دوسرے کی سلطنت کو

اسلام کی کوششوں میں لگے ہوئے ہیں۔ احیائے اسلام کا نام اس "خیر الماکرین" نے شاید شیروں کی بجائے اب کسی "جوئے ناتواں" سے لینے کا منصوبہ بنایا ہو جبھی آج کل ہر طرف سے کچلنے کی کوششیں ہو رہی ہیں۔ لیکن خود علامہ نے فرمایا ہے۔

> سلطنت برگ حق بنا لے گا قلزم جوئے ناتواں کا
> ہزار موجوں کی ہو کشاکش مگر یہ دریا سے پار ہو گا

(ص ۱۵۹)

اس کتاب کا ایک باب "شکوہ جور جفا" بہت دلچسپ ہے۔ اس باب میں مصنف نے بتایا ہے کہ اپنوں اور غیروں نے علامہ اقبال پر کیا کیا ستم ڈھائے۔ سب سے پہلا ظلم تو اقبال کے والدین نے کیا کہ کم عمری میں ان کی شادی کر دی جس کے نتیجے میں وہ خاصے پریشان رہے۔ دوسرا ظلم حالات نے کیا کہ لندن کے دوران قیام میں اقبال اس لڑکی کو حاصل نہ کر سکے جس کی یاد انہیں زندگی بھر تڑپاتی رہی۔ اس سلسلے میں مصنف نے دو خواتین کے نام بھی لیے ہیں کہ ان میں سے کسی ایک کے لیے علامہ اقبال بے قرار تھے۔ شیخ اعجاز احمد کی سعادت مندی سے توقع تھی کہ وہ اپنے محترم عزیز کی بیقراریوں کی داستان اسی تفصیل سے لکھیں گے جس تفصیل سے انہوں نے قادیانیت والے مسئلے پر لکھا تھا۔ لیکن ایسا معلوم ہوتا ہے کہ اس سے کوئی "تبلیغی" مقصد حاصل ہونے کی امید نہ تھی، اسی لیے اس لذیذ داستان کو مختصر کر دیا۔

شیخ اعجاز احمد نے اقبال پر ظلم کرنے والوں میں اپنے آپ کو شمار کیا ہے فرماتے ہیں "۱۹۳۴ء کی آخری سہ ماہی میں علامہ نے راقم الحروف کے پنجاب کی جوڈیشل سروس میں لیے جانے کے سلسلے میں جو کوششیں کیں ان میں سرشادی لال سے سفارش بھی شامل تھی۔ ان کی کوشش کامیاب رہی۔ ان دنوں تو نہیں لیکن جلد ہی مجھے یقین ہو گیا کہ یہ بھی شادی لال کی ایک چال تھی۔ انہیں معلوم تھا کہ اگلے سال ہائی کورٹ میں ایک مسلم جج کی جگہ خالی ہونے والی ہے۔ اس نے علامہ کو اس سے محروم رکھنے کا تہیہ کیا ہوا تھا۔ اس لیے علامہ کی سفارش پر ان کے ایک عزیز کو سب جج مقرر کر کے یہ ظاہر کیا کہ انہیں علامہ سے کوئی ذاتی پرخاش نہیں۔ راقم الحروف کے لیے ابھی تک یہ احساس ندامت سوہان روح ہے کہ اس کے لیے انہیں شادی لال جیسے شخص سے "سوال" کرنا پڑا۔ راقم الحروف کو بھی علامہ پر ظلم کرنے والوں کی فہرست میں شامل سمجھا جائے۔" (ص ۳۳۲)

شیخ صاحب نے یہ واقعہ بیان کر کے بڑا تکلف سے کام لیا ہے۔ حالانکہ علامہ اقبال پر ظلم کرنے والوں میں شامل ہونے کے لیے یہی کافی ہے کہ شیخ صاحب نے "مظلوم اقبال" جیسی کتاب لکھی ہے۔

خوشی

> کبھی دیکھا نہ اتنا داغ کو خوش
> چلے آتے ہیں یہ حضرت وہیں سے
> داغ

> جب خوشی کا خیال آتا ہے
> دل مایوس کانپ جاتا ہے
> اختر مرتضیٰ

> غیر فانی خوشی عطا کر دی
> اے غم دوست تیری عمر دراز
> آزاد انصاری

> خوشی تو ان کی خوشی ہے کہ جن کے سب خوش ہیں
> ہمارے دل کی خوشی کیا، ہوئی ہوئی نہ ہوئی
> امیر مینائی

قتیل شفائی

دُعا

> دینے والے میرے دیس کی دھرتی کو خوش حالی دے
> ہاتھوں کو پھل پھول عطا کر کھیتوں کو ہریالی دے

> مولا مجھ کو ڈال دے اپنے درویشوں کے رستے پر
> اُس کا بھی ہو بُرا نہ ہاتھوں جو سب مجھ کو گالی دے

> جو اپنی اولاد سے بڑھ کر سمجھے پردوں بیسی کو
> ایسے والے مولا میرے اس باغ کو ایسا مالی دے

> ساری دنیا تیرے وقف، دنیا کی ہر چیز تری
> مجھ کو تو بس ایک مرے کردار کی تو رکھوالی دے

> آخر بڑا نہ بن بیٹھے، چھوٹے چھوٹے لوگوں میں
> جس کو رتبہ دیا ہے تو نے ظرف بھی اس کو عالی دے

> یوں تو کتنا ہی رہتا ہے نغمہ خواں قتیل
> اس کی تخلیق ہمیشہ زندہ رہنے والی دے

○

> حالات کے قدموں پہ قلندر نہیں گرتا
> ٹوٹے بھی جو تارا تو زمیں پر نہیں گرتا

> گرتے ہیں سمندر میں بڑے شوق سے دریا
> لیکن کسی دریا میں سمندر نہیں گرتا

> سمجھو وہاں پھلدار شجر کوئی نہیں ہے
> وہ صحن کہ جس میں کوئی پتھر نہیں گرتا

> انعام کے لالچ میں لکھے مدح کسی کی
> اتنا تو کبھی کوئی سخنور نہیں گرتا

> کرتا ہے جو سر صبر کو زیست تو سُن لے
> مصلوب ہوئے حیدر، وہ خیبر نہیں گرتا

> قائم ہے قتیل اب یہ مرے سر کے ستوں پر
> بھونچال بھی آئے تو مرا گھر نہیں گرتا

○

> ہر شے سے بیگانہ اچھا
> دلِ گرا میں دیوانہ اچھا

> ہم سب پر جو بیت چکی ہے
> اس کا بھول ہی جانا اچھا

> دونوں ہی جلتے ہیں پھر بھی
> شمع بری، پروانہ اچھا

> آج کے پہ پیچ لکھنے والے
> لکھتے ہیں افسانہ اچھا

> یار قتیل نئے لوگوں سے
> ایک ہی یار پرانا اچھا

○

> ندیاں بن گئیں ڈھلوان کے ہر گاؤں میں
> اب تو سیلاب سماتے نہیں دریاؤں میں

> کیوں وہاں چھائے جہاں ان کی ضرورت ہی نہیں
> کاش بادل یہ برستے کبھی صحراؤں میں

> جو بھی آتا ہے بتاتا ہے نیا کوئی علاج
> بٹ نہ جائے ترا بیمار مسیحاؤں میں

> پاؤں کٹوا کے بغیر اپنی رہائی ہے محال
> کتنے مضبوط سلاسل ہیں مرے پاؤں میں

> ختم ہو جائے یہ جھگڑا کہ میں ہوں کس کا غلام
> بانٹ دو تم مجھے یکساں مرے آقاؤں میں

> تم کو بچنا ہے جو قدرت کی ملامت سے قتیل
> شہر کو چھوڑ کے بس جاؤ کسی گاؤں میں

ٹریجڈی

> میں اک ایسی دُلہن کو جانتا ہوں
> جس کی ڈولی نہیں اُٹھی ابھی تک
> جس نے دیکھے نہیں کسی سارے
> جس کو چھیڑا نہیں ہے سکھیوں نے
> جس سے ڈر آتا ہے پی کا دوار ابھی
> میں اک ایسی دُلہن کو جانتا ہوں
> کوئی بابل نہ جس کی ساس نہ نند
> جس کا خیروں کے ساتھ ہی پہلے
> بن چکا ہے جو مال تیسیوں کی
> رخصتی کی رسوم سے پہلے
> میں اک ایسی دُلہن کو جانتا ہوں

میری طرح

> اے مرے دشمنِ جاں
> میں تجھے اور تو کچھ کہہ نہیں سکتا لیکن
> کاش تقدیر کبھی تجھ کو بھی گہنانے وہ دن
> جب مقدر ہی مرا طوائف کوئی
> اپنے پیشے کی زرقیمت کر کے
> تجھ سے اظہارِ محبت کر کے
> تیرے اعصاب پہ نشے کی طرح چھا جائے
> اور تجھے
> اُس کی محبت کا یقیں آ جائے
> اے مرے دشمنِ جاں

زندگی یا طوائف

> مختلف کوئی نہیں ہے ان سے
> کوئی بیچ ہے تو خواہش کوئی
> نہیں کرتی کسی سے بھی وفا
> زندگی ہے کہ طوائف کوئی

قتیل شفائی

مقامی خبریں

ٹورانٹو میں پاکستان ڈے بیڈمنٹن ٹورنامنٹ

پاکستان اسٹار ریو بوتو کلچرل فورم کی جانب سے ۲۱ مارچ کو دوسرا پاکستان ڈے بیڈمنٹن ٹورنامنٹ کا انعقاد عمل میں آیا جس میں ساٹھ سے زائد کھلاڑیوں نے حصہ لیا۔ اور حسب ذیل نے انعام حاصل کیے:

بوائز سنگلز
اول: ابلین ڈیسوزا
دوئم: شیریٹس واجیٹ

بوائز ڈبلز
اول: ابلین ڈیسوزا، ندیم خالق
دوئم: شیریٹس واجیٹ، عبدالحق

گرلز سنگلز
اول: آرزو قاضی
دوئم: عابدہ محمود

گرلز ڈبلز
اول: فوزیہ محی الدین، فاضلہ قریشی

عمدہ کارکردگی کا اسپیشل ایوارڈ
بوائز: سعد عبدل
گرلز: فاضلہ قریشی

یوتھ فورم کی گرمائی پسر گرمیوں میں بہت سے پروگرام شامل ہیں۔ مزید تفصیلات کے لیے فون کیجیے:
465-5508

❁

حسب سابق اس سال بھی ماہ رمضان میں بے ویو مسجد میں تراویح کا انتظام کیا گیا ہے۔ جس میں حافظ اشتیاق صاحب تلاوت فرمائیں گے۔

اسلامک فاؤنڈیشن کا فنڈ ریزنگ ڈنر

ماہ رمضان کے دوران اتوار ۲۵ مئی کو اسلامک فاؤنڈیشن کی جانب سے افطار اور ڈنر کا اہتمام کیا گیا ہے تمام مسلمانوں سے شرکت اور فراخدلانہ عطیات کی درخواست ہے۔ ڈنر سے ہونے والی آمدنی اسکاربرو میں بننے والے اسلامک سنٹر کی تعمیر میں کام آئے گی۔ یہ ڈنر جناب سالق شفیق بیلاک کا بجیٹ انشی ٹیوٹ واقع 2450 برج ماؤنٹ روڈ پر ہوگا۔ وقت ۷ بجے شام ہے۔

صدائے پاکستان

ٹورانٹو کے ریڈیو پروگرام "صدائے پاکستان" کی جانب سے رمضان المبارک کے مہینے CHIN 101 FM میں ہر دن میں ساڑھے تین سے چار بجے تک تلاوت قرآن، حدیث اور حمد و نعت نشر کیے جائیں گے۔

وزیر اعلیٰ کو سیاستدان ہونا چاہیے

سندھ اسمبلی کے ۳ ارکان کا بیان

کراچی ( ) سندھ اسمبلی کے تین ارکان نے ایک مشترکہ بیان میں کہا ہے کہ ... گروپ کا یہ پروپیگنڈہ غلط ہے کہ ہم اسپیکر کے امیدوار ہونے کے دعوے دار ہیں، در حقیقت ہم وزیر اعلیٰ کے سیاست داں ہونے کے حامی اور طالب ہیں۔ انہوں نے سندھ میں نظم و نسق کی ابتر حالت پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ ... سندھ کے حالات نہایت سنگین ہیں اور سوچے سمجھے منصوبے کے تحت بد امنی پیدا کی جا رہی ہے۔

موجب قرب — مسلمان کو کبھی مایوس نہ ہونا چاہیئے

مولانا ڈاکٹر عبدالحی عارفی مرحوم

❁

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا واقعہ ہے۔ آپ نے ایک مرتبہ چالیس دن حجرے میں بیٹھ کر چلہ کھینچا، یہ اسی وقت نفس کی درستی کے لئے مجاہدے کئے۔ جب چالیس دن مکمل ہو گئے تو آپ نے نماز شکرانہ ادا کی اور کہا الحمد للہ میں نے آج اپنا عمل پورا کر لیا۔ اسی وقت تمام حجرہ انوار سے روشن ہو گیا اور آواز آئی، اے عبدالقادر! ہم نے بھی خوش کر دیا ہم تم کو انعام عطا کرتے ہیں جو کسی کو نہیں ملا اور ہم نے اپنی رحمت سے تمہارے لئے مناسب سمجھا کہ (یعنی) آپ مقبول بندوں میں شامل کیا جائے۔ اس کی صورت یہ ہے کہ اب ہم تم کو احکام شریعت کا مکلف نہیں کرتے۔ تمہارے لئے واجبات اور فرائض مستحبات میں داخل کر دیئے گئے۔ واجبات و فرائض ادا کرو یا نہ کرو۔ آپ نے کہا لا حول ولا قوۃ الا باللہ، امر ہے انبیاء علیہم السلام غیر مکلف نہیں ہو سکتے، میں کیسے غیر مکلف ہو گیا، فرائض و واجبات کیونکر مستحبات ہو گئے، کسی پیغمبر کے لئے نہیں ہوئے، میرے لئے یہ کیسے ہو گیا۔ فوراً ذہن سے وہ حالت ختم ہو گئی استغفراللہ پڑھا وہ نور غائب ہو گیا، آواز آئی اے عبدالقادر! اس ترکیب سے ہم نے نہ جانے کتنوں کو گمراہ کر دیا، لیکن آج تم کو تمہارے علم نے بچا لیا۔ آپ نے کہا اے شیطان! تو پھر دھوکہ دے رہا ہے، میرے علم نے نہیں بلکہ میرے اللہ نے مجھ کو بچا لیا۔ تو بھائی ان تجلیات سے دھوکہ نہیں کھانا چاہیئے۔

شیطان کو اللہ تعالیٰ نے بڑا تصرف دیا ہے۔ اگر اتنا تصرف نہ ہوتا تو بڑے بڑے عارفین کو کیسے دھوکہ دیتا۔ حضرت تھانویؒ فرماتے ہیں کہ شیطان بہت بڑا عالم ہے، عالموں کو عالم بن کر دھوکہ دیتا ہے، بہت بڑا عابد ہے عابدوں کو عابد بن کر دھوکہ دیتا ہے اور بڑا بھاری عابد ہے کہ سو برس تک سجدے میں سر رکھے رہا۔

گیا شیطان مارا ایک سجدے کے نہ کرنے میں
اگر لاکھوں برس سجدے میں سر مارا تو کیا مارا

شیطان میں تین چیزیں ہیں یعنی عابد بہت بڑا عابد ہے۔ عالم بہت بڑا عالم ہے، عارف بہت بڑا ہے۔ لیکن جو تقاضا محبت ہے یعنی عاشق نہیں ہے۔ اگر عاشق ہوتا تو سجدہ ضرور کر لیتا۔ جانتا ہے ہم کو سجدہ کرنا چاہیئے، صرف عاشق نہیں ہے۔ ہم عاشق نہیں تاکہ اللہ میاں سے محبت کا ایسا علاقہ اور واسطہ ہے جو کبھی منقطع نہ ہو۔ پھر اللہ میاں نے فرما دیا کہ اگر تم مجھ سے محبت کرنا چاہتے ہو تو بس یہ کرو کہ میرے محبوب کی اتباع کرو۔ جس نے میرے محبوب کی اتباع کی وہ میرا محبوب ہے۔

اب دوسری چیز انقباض لیجئے یہ حقیقت ظاہر و عیاں معلوم ہوتی ہے۔ ایسی کیفیت طاری ہوتی ہے معلوم ہوتا ہے جیسے ہم مردود ہیں، نہ عبادات میں دل لگتا ہے نہ طاعت میں نہ دعا لگتی ہیں ایک عجیب بے لطفی اور بے حسی کی کیفیت طاری ہے۔ سب کچھ بیچ معلوم ہوتا ہے۔ ستم بالائے ستم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے بھی ناامیدی، یہ دل میں طرح طرح کے خیالات آنے لگتے ہیں کہ اللہ میاں بھی ہم کو

شاید کبھی دل میں خیال آتا ہے کہ ہم کتنے بدنصیب ہیں سرمایہ ہی چھن گیا، کچھ کیفیت نہیں معلوم ہوتی، کچھ انوارات و تجلیات نظر نہیں آتے۔ یہ معلوم ہوتے، کچھ بھی حاصل معلوم نہیں ہوتا۔

یاماں تیر کو ہم نے منزل کو جا لیا
ہم خفتہ ساماں منتظر کارواں رہے

شیطان کہتا ہے نفس و شیطان ایسے ایسے شاخسانے لاتے ہیں، ایسے ایسے گندے خیالات آتے ہیں۔ جی چاہتا ہے کہ سب کچھ چھوڑ دو، بھائی کیا حاصل۔ اس عبادت سے جس کا کوئی ثمرہ ہی نہیں ملتا، ایک دو دن کیا برسوں گزر گئے، کبھی کچھ معلوم ہوا، صرف نماز پڑھ لیتے ہیں دیگر اعمال کر لیتے ہیں، رمضان کے دن آتے ہیں تو روزے رکھ لیتے ہیں، تہجد پڑھ لیتے ہیں، غرضیکہ ایک عادت سی ہو گئی ہے۔ نہ کوئی ثمرات معلوم ہوتے ہیں نہ ذوق، نہ کلام اللہ میں جی لگتا ہے، اس کے معانی سمجھ میں آتے ہیں، ایسی ہماری یہ حالت ہے۔ ایک مسلمان گھر میں پیدا ہوئے، ایک غفلت کی زندگی گزار رہے ہیں، کبھی یہ خیال آتا ہے کہ فلاں بزرگ سے تعلق ہو گیا ہے، کتنے دنوں سے ان کی خدمت میں جا رہے ہیں، ہمیں تو کچھ حاصل ہوا نہیں، فلاں صاحب تو ولی اللہ ہو گئے، فلاں کو خلافت مل گئی، ہم تو جیسے تھے ویسے کے ویسے رہ گئے یا تو ہم مردود ہیں، یا یہ چیزیں بے حقیقت ہیں۔ نفس و شیطان نے یہاں تک یاس کا درجہ پیدا کر دیا کہ رحمت سے مایوس ہو گئے۔ ایک شخص نے حضرت تھانویؒ کی خدمت میں اسی قسم کا خط لکھا کہ مجھے ہر وقت یہ اندیشہ رہتا ہے کہ آخرت میں بھی ایسا نہ ہو، مگر عادتاً کرتا رہتا ہوں۔ حضرت کو خط لکھتا ہوں تو عادتاً لکھتا ہوں، تسکین نہیں ہوتی، بہت پریشان ہوں۔ آخر میں لکھا "سب کچھ عادتاً کر رہا ہوں، مگر مجھے یہ عادت پسند ہے"۔ یہ خط "تربیت السالک" اور "حکیم الامت" میں درج ہے۔ حضرت تھانویؒ نے فرمایا اس آخری فقرے میں سارے خط کا جواب ہے۔ جب یہ پسند ہے تو اس سے بڑا ایمان نہیں، اور کون کہہ سکتا ہے؟ انقباض کی حالت اور ایسے خیالات سے اللہ تعالیٰ سے تعلق میں کوئی فرق نہیں آتا، دراصل باطن میں کمال کا درجہ ملتا ہے ایسا شخص مردود نہیں ہوتا ایسے حالات سے رنجیدہ نہ ہو۔ انقباض کی حالت میں جو شخص اللہ تعالیٰ کے احکام بجا لاتا رہے شریعت پر عمل کرتا رہے وہ مقبول ترین بندہ ہوتا ہے۔

جبیہ ساقی سے اگر کچھ نہیں حاصل نہ سہی
بس طرح جھوڑے سے مسکش دعا تاں کرتے

انقباض کی حالت خیر اور ترقی کی طرف لے جانے والی ہے کیونکہ اس حالت میں صبر کا مقام حاصل ہوتا ہے اور صبر بہت بڑا مقام ہے۔ اگر شکر ہی شکر کے حالات رہتے انقباض نہ ہوتا تو صبر کا مقام نہ ملتا، ترقی کیسے ہوتی۔ کیسی مرتبہ ایسا ہوا کہ آپ پر وحی چند روز نازل نہیں ہوئی، اس زمانے میں اگرچہ آپ کے معمولات اور تبلیغ کے امور میں کوئی فرق نہ آیا، پھر بھی اس سے آپ کو سخت انقباض ہوا، مگر اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو فرمایا کہ انقباض کی حالت بھی آپ کے لئے عروج کی تھی تاکہ آپ کو صبر کا اعلیٰ ترین مقام حاصل ہو جائے، وحی کے بند ہونے سے آپ کو بہت صبر کرنا پڑا، مشرکین کے طعنے سننے پڑے۔ آپ کے لئے یہ ایسا وقت تھا کہ کلیجہ پھٹ جائے، مگر آپ نے صبر کیا، اس سے بڑھ کر اور کوئی صبر کا مقام نہیں اس کو دوسری طرح سمجھئے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو اونچے اونچے مراتب و مدارج عطا فرمائے اور فرمایا اگر آپ صبر ... ہیں ان میں ہوئے بھی اور سید ولد آدم ہیں، خاتم النبیین ہیں، رحمۃ للعالمین ہیں، شفیع المذنبین ہیں یہ سب مقامات شکر کے تھے، اللہ نے آپ کو سب سے اونچا مقام دینا چاہا ہے اور وہ مقام صبر ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ انقباض کی کیفیت انبیاء کرام پر بھی طاری ہوتی ہے۔ یہ حالت اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندے کے لئے ایک انعام ہے۔

ایک اور طرح سے سمجھئے ..... اللہ تعالیٰ ...

قرآن مجید میں فرمایا۔ "وھو معکم این ما کنتم"، دوسری جگہ فرمایا "ان اللہ مع الصابرین"۔ اس معیت کے درجات مختلف ہیں جتنے بندے درجات ہوں گے۔ اس اعتبار سے معیت ہوگی، مخصوص ترین معیت جو اللہ تعالیٰ کے نزدیک تھی وہ آپ کو عطا کی گئی اور اس کی صورت فترہ وحی کی شکل میں ظہور پذیر ہوئی۔ اس سے آپ کو سخت تکلیف ہوا اور آپ کو انتہائی درجہ کا مقام صبر حاصل ہوا۔

بسط و قبض کی کیفیت غیر اختیاری ہوتی ہے، نہ قبض پر ہم کو اختیار ہے نہ بسط پر، اور جو امور غیر اختیاری ہیں ہم ان کے مکلف بھی نہیں، شروع میں والا جانتا ہے کہ ... کیا مقام ہے اور اس کا کتنا بدلہ ملنا چاہیئے۔ قبض کی حالت طاری کرنے والا جانتا ہے کہ اس کے لیے یہ ضروری ہے اس کے لئے کیا اجر ہونا چاہیئے۔ تو بھائی دونوں چیزیں ضروری ہیں، قبض سے ضرر نہیں ہوتی بلکہ تعلق مع اللہ قوی ہوتا ہے۔ اگر اس حالت میں سارے اعمال جاری ہیں تو چاہیے وہ ناقص ہی کیوں نہ ہوں، وہ برابر ترقی کا سبب ہوتے ہیں ان سے قرب الٰہی حاصل ہوتا رہتا ہے۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ نماز میں دل نہیں لگتا، ذکر میں دل نہیں لگتا۔ ان کو کہو جائے تو نماز چھوڑ دو، وہ کہتے ہیں نماز چھوڑ بھی نہیں سکتے۔ فرمایا یہی چھوڑ نہ سکنا مقبولیت کی علامت ہے۔ ایک صاحب کہنے لگے میں ایسی نماز پڑھتا ہوں جس میں تمام شیطانی وساوس ہوتے ہیں ہم نے کہا کہ اچھا پھر چھوڑ دیجئے۔ وہ کہنے لگا یہ چھوڑنے والا مسئلہ نہیں ہو سکتا۔ میں نے کہا یہی مقبولیت کی علامت ہے۔ غالب کہتا ہے۔

منہ جو خود سر سے گزر ریں کیوں نہ جائے
آستان یار سے اٹھ جائیں کیا

یہ آستانہ ایسا ہے کہ قائم امکان میں جس کے ... بیٹھ کر کوئی نہیں اس کو چھوڑ کر کہاں جا سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں نہ تم چھوڑ سکتے ہو نہ ہم چھوڑ سکتے ہیں، نہ ہی چھوڑوانا چاہتے ہیں۔ یہ مسئلہ یہیں ہی ہے کہ بس اپنے اعمال کے نقص پر استغفار کرتے رہیے۔ خبردار کبھی مایوس نہ ہونا چاہیئے۔ انشاء اللہ یہ اعمال ضرور مقبول ہیں۔

دل فدائے شد و جاں

الحمد للہ آج دونوں باتوں (بسط و قبض) کی وضاحت ہو گئی، دو قیات، کیفیات اور ثمرات کبھی مرتب ہوتے ہیں کبھی نہیں، یہ حصول یا عدم ان کو مت دیکھو صرف عمل کو دیکھو جا ہے وہ ناقص ہی کیوں نہ ہو، کیونکہ کامل عمل کرنا کسی کی مجال نہیں جیسا کہ سب سے کامل نے فرما دیا "ما عبدناک حق عبادتک"۔ جب ایک دفعہ اس کی نفی ہو گئی تو تمام امکان میں اب کوئی وجود کامل عمل نہیں پہنچ سکتا۔ اسی طرح "ما عرفناک حق معرفتک" میں بھی نفی ہو گئی۔ بس عبادت کرتے رہو نماز پڑھتے رہو ناقص سمجھ کر توبہ کرتے رہو اللہ جل شانہ نے تمام کوتاہیاں تمام خفشات، تمام وساوس اور تمام شیطانی تصرفات کو ختم کرنے کے لئے استغفار بتایا ہے اب جب استغفراللہ کہا تو پاک ہو گئے۔ میں ایک دن پہلے بھی کہہ رہا تھا کہ تم حضور کے عمل کو لازم پکڑ لیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہر نماز سے فارغ ہو کر تین دفعہ استغفار پڑھتے تھے۔ آپ بھی اس عمل کو لازم پکڑ لیں۔ یہ اس لئے پڑھتے تھے کہ عبادت کی ... تکمیل ہو جائے۔ جب آپ نے استغفار کر لیا اب چاہے جتنے وساوس خطرات آ چکے ہوں جتنی بے دلی ہو چکی ہو جتنا بھی دماغ بھٹک چکا ہو یہ وہ ترکیب ہے امت کے لئے یہ بتلا دی گئی اس طرح سے ہر نمازی کو اپنی نماز کامل کرنے کی توفیق ہو سکتی ہے۔

اب دعا کیجیے

یا اللہ ہم کو بھی سنا اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرما اس پر دوام و استقامت عطا فرما! یا اللہ نفس و شیطان کے مکائد سے محفوظ فرما کہ یہ ہمیں صراط مستقیم سے بہکا نہ پائیں۔ یا اللہ اپنے نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کی توفیق مرحمت فرما۔

یا اللہ ہماری تمنا ہے زندگی بھر یہی کہ ہم آپ کے نقش قدم پر چلتے رہیں چاہے دل یا بے دلی یا کچھ ہو۔ یا اللہ ہم کو اعمال حسنہ کی توفیق عطا فرمائیے یا اللہ نبی رحمت کی سنتوں پر ثابت قدم رکھیے۔ نفس و شیطان ... سے ہم کو بچا لیجیے۔ یا اللہ ہم ان جیسا رقوں کا تحمل نہ کر سکیں گے اگر یہ عطا ہوں تو پھر ثابت قدم رکھیے۔ یا اللہ ہر عمل میں آپ کی ذات عالیہ کی طرف متوجہ رکھیے۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم۔

(بشکریہ "البلاغ" کراچی)

★★

نصف گھنٹے کی تقریر
۲۱ گھنٹے کا انتظار
۸۰ میل کا راستہ اور ۱۵ گھنٹے

بے نظیر بھٹو کے جلسے ... بے شمار لوگ بے نظیر کی نصف گھنٹہ کی تقریر کے ... ۲۱ گھنٹے قبل پہنچ گئے ... ۸۰ میل طویل فاصلہ ... گھنٹے میں طے کر سکا ... فیصل آباد کے جلسے ... مقامات پر اجتماعات سے خطاب کیا ... فیصل آباد کے جلسہ عام میں لوگوں نے ... جنرل ضیاء الحق کے خلاف ... نعرے بھی لگائے۔

پشاور میں بم کے دھماکے

... بم کے دھماکے ... پشاور ... ایک ... تاہم کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔

”ہم چھوٹے صوبوں کے حقوق کی ضمانت مانگتے ہیں کوئی بھی جماعت یہ ضمانت دینے کے قابل نہیں“

صحیح اور مکمل جمہوریت کی بحالی کیلئے چاروں صوبوں کو متحد ہو کر جدوجہد کرنا پڑے گی۔ پنجاب بھی ذمہ داریوں کا احساس کرے مختصر عرصے کے سوا پاکستان کی ساری تاریخ میں توجہ ہی کے پاس اقتدار رہا



سندھ، بلوچ، پختون فرنٹ کے رہنما عبدالحفیظ پیرزادہ اور عطا اللہ مینگل

دستور ساز اسمبلی کنفیڈریشن کو مسترد کر دے تو ہم بخوشی قبول کر لیں گے؟

۱۹۷۳ء کے آئین کے تحت بھی کوئی حکومت بنی تو وہ ضیاء حکومت سے مختلف نہیں ہوگی

پیپلز پارٹی سے ٹوٹے کارکنوں کی بڑی تعداد فرنٹ کی حامی ہے۔ جام صادق اور ممتاز بھٹو ... فرنٹ کے بانی ... ہیں

لندن ... سندھی، بلوچ، پشتون فرنٹ کے رہنما جناب عبدالحفیظ پیرزادہ اور سردار عطا اللہ مینگل نے مطالبہ کیا ہے کہ پاکستان کو باقی رکھنے کا آخری چارہ کار کے طور پر ... دستور ساز اسمبلی کا انتخاب کرایا جائے جس میں چاروں صوبوں کو مساوی نمائندگی ...

... جنگ ... کو ایک خصوصی انٹرویو میں کہا۔ سردار مینگل نے کہا کہ پاکستان ... اس وقت جو صورتحال ہے اس میں ... جمہوریت کے نام پر ... ان میں سے کسی کے پاس صوبائی خود مختاری دینے کی کوئی گارنٹی نہیں ہے اور ہماری نظر میں وہ کوئی نئی ... دستور ساز اسمبلی کے انتخابات کرائے جائیں۔ انہوں نے کہا کہ جمہوریت ...

اور دوسرا تصادم ... جس کے نتیجے میں ملک خراب ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ سیاسی محرکات میں ... جو بصیرت حاصل کی ہے ... کوئی ... نہیں ... ہوگا۔

فرنٹ سے وابستگی: جناب پیرزادہ نے دعویٰ کیا کہ سندھ میں پیپلز پارٹی کے ... کا اعلان کیا گیا ... ۲۵ سے ۳۰ فیصد ... فرنٹ کے ساتھ ہیں ... ۹۵ فیصد فرنٹ کے ساتھ ہیں ...

پیپلز پارٹی: جناب عبدالحفیظ پیرزادہ نے کہا کہ ... پیپلز پارٹی ... انتخابات ... جناب پیرزادہ نے کہا کہ پیپلز پارٹی کا ... تصادم ہوگا ...

پاکستان اور سری لنکا کا آخری کرکٹ ٹیسٹ ڈرا ہو گیا

ناقص فیلڈنگ کی وجہ سے ہم کامیابی حاصل نہ کر سکے: عمران

لاہور ... (اے پی پی) پاکستان کرکٹ ٹیم کے کپتان عمران خان نے کہا ہے کہ کیچ چھوڑ دینے کی وجہ سے پاکستانی ٹیم سری لنکا کے خلاف تیسرے ٹیسٹ اور سیریز میں کامیابی سے محروم ہو گئی۔ یہ میچ دونوں ٹیموں کے درمیان آج یہاں ڈرا ہو گیا۔ جس میں گورو سنگھے اور رانا تنگا نے سنچریاں بنائیں۔

کولمبو ... سری لنکا کے دو کھلاڑیوں نے پاکستان کے خلاف ایک اننگز میں سنچریاں اسکور کیں۔ گورو سنگھے ۱۱۶ ... رانا تنگا ۱۳۵ ... ناٹ آؤٹ رہے عمران خان نے ... وسیم اکرم نے ... وکٹ لیں۔

پاکستان کی طرف سے رمیز راجہ ... محسن خان کو ... مین آف دی سیریز قرار دیا گیا۔

بھارت میں مسلمان دوسرے درجہ کے شہری بن چکے ہیں: دلیپ کمار

... کے خلاف ... سزا دینے کا قانون بنایا جائے: ... کا ...

... دلیپ کمار نے کہا ہے کہ ... اسلام کے خلاف ... اسلام اور کلام پاک کے خلاف ... کی جرأت نہ ہو ... اسلامی ... اسلامی قانون زندگی کے ہر شعبہ کا احاطہ کرتا ہے ... اسلامی اور قرآنی نظام کو مکمل ضابطہ حیات تسلیم کیا جاتا ہے ...

پاکستان، نیوزی لینڈ، ویسٹ انڈیز کو ہرا کر فائنل میں پہنچ گیا

شارجہ ... پاکستان آسٹریلیشیا کپ ٹورنامنٹ کے ... فائنل میں نیوزی لینڈ کو ... شکست دے کر فائنل میں پہنچ گیا ... عبدالقادر نے ... وسیم اکرم ... عمران خان ... نیوزی لینڈ ... ۲۳ اور محسن نے ۳۷ رنز بنائے اور دونوں ناٹ آؤٹ رہے ... عبدالقادر کو مین آف دی میچ قرار دیا گیا۔ ... جمعہ کے روز بھارت اور پاکستان کے درمیان فائنل کھیلا جائے گا۔

اسکور بورڈ

نیوزی لینڈ

رود روتفورڈ	کیچ جاوید ب عمران خان	۲
مارٹن کروو؟ / مارٹن شیڈن	ب وسیم اکرم	صفر
ایم کروو	کیچ عبدالقادر ب وسیم اکرم	۹
جے کرو	کیچ ذوالقرنین ب وسیم اکرم	۱
جگر سن	ب منظور الٰہی	۱۷
بلیٹر	ب قادر	۹
فی بلیٹر	ب قادر	صفر
بریسویل	ب قادر	صفر
میکس ورنی	کیچ اکرم ب قادر	۷
چیٹ فیلڈ	کیچ قاسم عمر ب منظور الٰہی	۲
واٹسن	ناٹ آؤٹ	۱
ایکسٹرا		۱۴
میزان		۶۴

بولنگ کا تجزیہ

نام	اوور	میڈن	رنز	وکٹ
عمران	۷	۲	۱۱	۱
اکرم	۷	۳	۱۰	۳
قادر	۱۰	۳	۹	۴
توصیف	۱۰	۲	۲۰	صفر
منظور الٰہی	۱.۵	صفر	۸	۲

پاکستان

مدثر نذر	ناٹ آؤٹ	۳۲
محسن خان	ناٹ آؤٹ	۳۴
ایکسٹرا		صفر
میزان		۶۶

بابری مسجد کے واقعہ کو بلاوجہ مذہبی رنگ دیا جا رہا ہے: غفار خان

... خان عبدالغفار خان نے جنگ سے بات چیت کرتے ہوئے ... رنگ دیا جا رہا ہے۔

Fortnightly

al-hilal

50¢ Vol.15 No.3 April 25, 1986

Telephone: (416) 493-4374 474-9292

338 Hollyberry Trail, Willowdale, Ont. Canada M2H 2P6

بے نظیر کو ٹرک پر مردوں کے ساتھ بیٹھا دیکھ کر مجھے طیش آیا ۔ قیوم

"یہ حرکت اچھی نہیں ۔ میں انہیں سمجھانے گیا تھا کہ غیر مردوں کے ساتھ کیوں بیٹھی ہو"

ملزم قیوم اور اس کے ساتھیوں کے خلاف اقدام قتل کے مقدمے کی سماعت ۲۸ اپریل تک ملتوی

[illegible]



بے نظیر مسٹر اکینو نہیں نہ لاہور منیلا اور نہ صدر ضیاء الحق مارکوس ہیں

صدر ضیاء کو بے نظیر نے کسی کارروائی پر مجبور کیا تو وزیر اعظم جونیجو لگ سکتے ہیں ۔ گارڈین اور ٹریبون کے تبصرے

[illegible]

بے نظیر، جنرل ضیاء، اور فوج

کو مشتعل کر رہی ہیں

فوجی انقلاب خارج از امکان ہے • واشنگٹن پوسٹ

[illegible]

ماسکو میں ببرک کارمل سے

بے نظیر کی بات چیت ہوئی تھی

سیاسی حلقوں کے حوالے سے ڈان کی رپورٹ

[illegible]

۷۰۰ دلہنیں ہلاک کر دی گئیں

[illegible]

بڑی توند والے پولیس ملازمین "شاہین" کا نشان سینوں سے اتار دیں گے

[illegible]

فوج کے چیف آف سٹاف کا

کورٹ مارشل کیا جائے ۔ مولانا نورانی



[illegible]

مقبوضہ کشمیر کو تین انتظامی حصوں میں تقسیم کرنے کا بھارتی منصوبہ

جن سنگھ اور دوسری ہندو جماعتوں نے منصوبہ کی تکمیل کے لئے مہم شروع کر دی!

[illegible]

مظفر حسین شاہ بلا مقابلہ سندھ اسمبلی کے اسپیکر منتخب ہو گئے

ایوان کے وقار کا تحفظ کیا جائے گا ۔ ارکان قانون سازی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں ۔ اسپیکر

[illegible]

حکومت بے نظیر کے جلسے جلوسوں سے خوفزدہ نہیں ۔ ...

ہم سیاسی مخالفین سے بخوبی نمٹ سکتے ہیں ۔ جلسے جلوسوں پر پابندی لگانے کی ضرورت نہیں

[illegible]

Managing Editor: M Lateef Owaisi